فون ۴۹۰۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ ۱۹ شہادت ۱۳۵۳ہش ۱۹ اپریل ۱۹۷۴ء	نمبر ۸۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ابھی جہلم میں ہی قیام فرما ہیں۔ سابقہ اطلاع کے بموجب حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۱۸ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کی طبیعت تاحال بہت ناساز ہے۔ احبابِ جماعت اللہ تعالیٰ کے حضور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے آپ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

ربوہ ۱۸ شہادت۔ محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب کا کل لاہور میں پیٹ کا آپریشن ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے آپ کو اپنے فضلِ خاص سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہمیشہ ہی آپ کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین

محترم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعتِ احمدیہ سرگودھا و صدر مجلس افتاء کا مونیا کا اپریشن سرگودھا میں ہوا۔ اپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے اور آپ روبہ صحت ہیں۔ فالحمد للہ۔ کچھ دنوں کے بعد آپ ہسپتال سے واپس گھر تشریف لے آئیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے محترم مرزا صاحب کو کامل صحت عطا فرمائے اور خدمتِ دین کی بیش از پیش توفیق بخشے۔ آمین

(ملک سیف الرحمٰن سیکرٹری مجلسِ افتاء)

محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ناظر تعلیم کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ گذشتہ دو دن سے طبیعت زیادہ ناساز رہی ہے۔ بزرگان و احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ۔ محترم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب خاکی کی طبیعت جوڑوں میں درد اور کمزوری کے باعث ناساز رہتی ہے۔

بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مال و دولت کی ناجائز محبت اور دنیا کی جھوٹی لذّتیں بھی ایک قسم کا جہنّم ہیں

جب تک انسان خدا تعالیٰ ہی میں راحت اور اطمینان نہیں پاتا وہ نجات نہیں پا سکتا

"جب تک انسان خدا تعالیٰ ہی میں راحت اور اطمینان نہیں پاتا وہ نجات نہیں پا سکتا کیونکہ نجات اطمینان ہی کا ایک مترادف لفظ ہے۔

مَیں نے بعض آدمیوں کو دیکھا اور اکثروں کے حالات پڑھے ہیں جو دنیا میں مال و دولت اور دنیا کی جھوٹی لذّتیں اور ہر ایک قسم کی نعمتیں اولاد احفاد رکھتے تھے جب مرنے لگے اور اُن کو اِس دنیا کے چھوڑ جانے اور ساتھ ہی اُن اشیاء سے الگ ہونے اور دوسرے عالَم میں جانے کا علم ہوا تو اُن پر حسرتوں اور بیجا آرزوؤں کی آگ بھڑکی اور سرد آہیں مارنے لگے۔ پس یہ بھی ایک قسم کا جہنّم ہے جو انسان کے دِل کو راحت اور قرار نہیں دے سکتا بلکہ اس کو گھبراہٹ اور بے قراری کے عالَم میں ڈال دیتا ہے۔ اِس لئے یہ امر بھی میرے دوستوں کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہنا چاہیئے کہ اکثر اوقات انسان اہل و عیال اور اموال کی محبت ہاں ناجائز اور بیجا محبّت میں ایسا محو ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات اسی محبّت کے جوش اور نشہ میں ایسے ناجائز کام کر گزرتا ہے جو اُس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پَیدا کر دیتے ہیں اور اُس کے لئے ایک دوزخ تیار کر دیتے ہیں۔ اس کو اِس بات کا علم نہیں ہوتا جب وہ اُن سب سے یکایک علیحدہ کیا جاتا ہے اس گھڑی کی اُسے خبر نہیں ہوتی تب وہ ایک سخت بے چینی میں مُبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ بات بڑی آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ کسی چیز سے جب محبّت ہو تو اس سے جُدائی اور علیحدگی پر ایک رنج اور دردناک غم پَیدا ہو جاتا ہے۔ یہ مسئلہ اب منقولی ہی نہیں بلکہ معقولی رنگ رکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ۔ پس یہ وہی غیر اللہ کی محبّت کی آگ ہے جو انسانی دِل کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے اور ایک عبرتناک عذاب اور درد میں مُبتلا کر دیتی ہے۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ یہ بالکل سچّی اور یقینی بات ہے کہ نفسِ مطمئنّہ کے بدُوں انسان نجات نہیں پا سکتا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صد ۱۱۱، صد ۱۱۲)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹؍شہادت ۱۳۵۳ ہش

ایک مہتم بالشّان دلیلِ صداقت

انبیاء علیہم السلام کے جو واقعات قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں وہ اِس امر پر شاہد ہیں کہ اللہ تعالیٰ اصلاحِ خلق کی غرض سے جب بھی اپنے کسی مامور کو دنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو ابتدا میں بالعموم ذی علم و ذی ثروت اور معزّز و ذی وجاہت لوگ تکبّر کی وجہ سے اسے شناخت کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں جبکہ اسے شناخت کرنے اور اسکی آواز پر لبیک کہہ کر حق کو قبول کرنے کی سعادت اکثر و بیشتر غریب و نادار اور بظاہر بے حیثیت و بے بضاعت لوگوں کے حصہ میں آتی ہے۔ پھر خدا تعالیٰ اِن بے زر اور بے زور لوگوں کو ہی رفتہ رفتہ ترقی دے کر ان کے ذریعہ ہی حق کو دُنیا میں غالب کرتا ہے اور اِس طرح اپنی دولت و ثروت اور قوت و طاقت پر گھمنڈ کرنے والے منکرین کا غرور خاک میں ملے بغیر نہیں رہتا۔

مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ بڑے اور مالدار لوگوں نے تو ان کی دعوت کو ردّ کر دیا جبکہ غریب اور بے کس لوگ ان کی آواز پر لبیک کہہ کر ان پر ایمان لے آئے۔ جب مالدار لوگوں نے یہ دیکھا کہ اس کے ساتھ غرباء کے علاوہ کوئی صاحبِ حیثیت اور صاحبِ عزّت شخص نہیں ہے تو انہوں نے اِس امر کو ہی نعوذ باللہ اُن کے جھوٹا ہونے کی ایک دلیل کے طور پر پیش کرنا شروع کر دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کے اِس طرزِ عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِیْنَ ۝ (ھود آیت ۲۸)

ترجمہ:۔ اِس پر ان بڑے لوگوں نے جنہوں نے اِس (یعنی نوح) کی قوم میں سے اِس (یعنی نوح) کا انکار کیا تھا اسے کہا ہم تجھے اپنے جیسے ایک آدمی کے سوا کچھ نہیں سمجھتے اور نہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ سوائے ان لوگوں کے جو سرسری نظر میں، ہم میں سے حقیر ترین نظر آتے ہیں کسی نے تیری پیروی اختیار کی ہو۔ اور ہم اپنے اُوپر تمہاری کسی قسم کی کوئی فضیلت نہیں دیکھتے بلکہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ تم جھوٹے ہو۔

بعینہٖ یہی طرزِ عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ وقت صنادیدِ قریش اور کفّارِ مکّہ کی طرف سے ظہور میں آیا۔ نہ صرف یہ کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو ردّ کر دیا بلکہ جب غریب و نادار اور کمزور اور ضعیف لوگوں نے آپ پر ایمان لانا شروع کیا تو کبر و غرور کے اُن پُتلوں نے جنہوں نے آپؐ کی تکذیب کی تھی یہ کہہ کر مذاق اڑانا شروع کر دیا کہ محمدؐ کے خدا کو (نعوذ باللہ) یہ ذلیل اور حقیر لوگ ہی پسند آئے ہیں اور ان کے ذریعہ ہی وہ اِس مُلک میں انقلاب لانا چاہتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کے اِس کبر و غرور اور تحقیر آمیز روشس کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّیَقُوْلُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنْۢ بَیْنِنَا ؕ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِیْنَ ۝ (الانعام آیت ۵۴)

ترجمہ:۔ اور ہم نے ان میں سے (کفارِ مکہ میں سے) بعض کو بعض کے ذریعہ سے اس طرح آزمایا ہے تاکہ وہ (ابتلاء میں ڈالے ہوئے لوگ کہیں کہ کیا اللہ نے ہم میں سے ایسے (ذلیل) لوگوں پر احسان کیا ہے؟ (ٹھیک ہے) کیا خدا شکر گزاروں کو (سب سے زیادہ) نہیں جانتا؟

قرآنِ مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کے کبر و غرور اور اِس تمسخر پر انہیں جو جواب حضرت نوح علیہ السّلام نے دیا وہی جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صنادیدِ قریش کو دیا اور وہ یہی تھا کہ آج تم جنہیں حقارت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہو اور خندۂ استہزاء میں اُڑا دینا چاہتے ہو یہی خدا کے پسندیدہ اور منتخب بندے ہیں یہی غالب آئیں گے اور تم ان کے مقابلہ میں ذلیل و خوار اور مغلوب ہو کر رہو گے اور بے خوف اور نڈر ہو کر جس عذاب کا تم مطالبہ کر رہے ہو وہ تم پر مسلّط ہو کر رہیگا۔

دراصل یہ امر کہ ابتداء میں غریب اور مسکین لوگ ہی جنہیں اہلِ دُنیا ذلیل اور حقیر سمجھنے کے باعث خاطر میں نہیں لاتے مامور من اللہ پر ایمان لاتے ہیں اُسکے منجانب اللہ ہونے کی ایک دلیل ہوتا ہے اور اِس دلیل کی عظمت اُس وقت دُنیا پر آشکار ہوتی ہے جب یہ غریب اور مسکین لوگ خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں غالب آتے ہیں اور ان کو صفحۂ ہستی سے نابود کر دینے کے خواب دیکھنے والے ظالم لوگ خود نابود ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک ہرقل قیصرِ روم کو ملا اور اُس نے قریش کے آدمیوں کو تلاش کرایا اور اس تلاش کے نتیجہ میں ابوسفیان کو اس کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اُس نے ابوسفیان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو سوالات دریافت کئے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ اس شخص کے پیرو کون لوگ ہیں؟ اس کے جواب میں ابوسفیان نے کہا اس کی پیروی کرنے والے غریب اور کمزور لوگ ہیں۔ اِس پر قیصر نے اقرار کیا کہ انبیاء ہمیشہ دنیا میں اِسی شان میں آیا کرتے ہیں اُنکے ساتھ اوائل میں کمزور اور ضعیف لوگ ہی شامل ہوا کرتے ہیں۔ اُس نے اپنی فراستِ صحیحہ سے معلوم کر لیا کہ واقعی یہ شخص سچّا نبی ہے اور یہ وہی نبی ہے جس کی پیشگوئی کی گئی ہے چنانچہ اُس نے یہ بھی کہا وہ وقت قریب ہے کہ جب وہ میرے تخت کا بھی مالک ہو جائے گا۔ الغرض یہ امر کہ اوائل میں غریب اور کمزور لوگ ہی مامور من اللہ کی دعوت قبول کرتے اور اس پر ایمان لاتے ہیں اُس کی صداقت کی ایک دلیل ہوتا ہے اور اِس دلیل کی عظمت وقت گزرنے اور ان کمزور اور غریب لوگوں کے غالب آنے کے ساتھ ساتھ دُنیا پر آشکار ہوتی چلی جاتی ہے۔

یہ مہتم بالشان دلیلِ صداقت اِس آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوحانی فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی ہے جس کی عظمت آپ کی بعثت کے بعد سے روز بروز نہایت مہتم بالشان طریق پر دنیا میں آشکار ہوتی چلی آرہی ہے۔ بعثتِ مسیح موعود کے تعلق میں اِس دلیلِ صداقت کی عظمت پر ہم آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

سیدھے آؤ اور خُدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضل عمرؓ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء کے موقع پر احباب جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:۔ "اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اِس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اِس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اِس قرنا میں بھر دو۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اُٹھیں۔ تاکہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اِس زمین پر قائم ہو جائے۔ اِس غرض کیلئے مَیں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اِس غرض کیلئے مَیں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ محمد رسول اللہؐ کا تخت آج مسیح نے چھینا ہوا ہے تم نے مسیح سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہؐ کو دینا ہے اور محمد رسول اللہؐ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سُنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ مَیں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے میری آواز نہیں ہے۔ مَیں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو خدا تمہارے ساتھ ہو خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دُنیا میں بھی عزّت پاؤ اور آخرت میں بھی عزّت پاؤ۔"

(سیرِ رُوحانی جلد سوم صفحہ ۲۸۶، ۲۸۷)

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کا جہاد اور اس کی اہمیّت

محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب ایم۔اے قائد وقف جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ

وقف جدید کی تحریک حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کی تحریکات میں سے آخری تحریک ہے۔ اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کے لئے ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اپنے بزرگ محسن کے آخری الفاظ اور نصائح کو بہت ہی اہمیت دی جاتی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے جس قدر عظیم احسانات جماعت احمدیہ پر ہیں اسی نسبت سے جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ حضور کی اس آخری تحریک کی قدر و عظمت کو پہچانے اور بڑھ چڑھ کر اس پر لبیک کہے۔

وقفِ جدید کی تحریک کیا ہے؟

یہ تحریک قرآن کریم کی تعلیم کو عام کرنے کے لئے جاری کی گئی ہے۔ کیونکہ دینی علوم فنون سے پوری طرح آراستہ و پیراستہ علماء موجودہ حالات میں اتنی کثرت سے جماعت کو مہیا نہیں ہو سکتے جتنی کہ ضرورت ہے۔ اس لئے حضورؓ نے مناسب خیال فرمایا کہ کچھ ایسے نوجوان آگے آئیں جو ایک حد تک دینی علوم کی ٹریننگ حاصل کریں اور معمولی دینی تعلیم و تدریس کا کام جماعت میں کریں۔

ایسے نوجوانوں کو معلم کا لقب دیکر دیہات میں پھیلانے کی سکیم بنائی گئی۔ ان معلمین کا گذارہ مہیا کرنے کے لئے چندہ وقف جدید کی تحریک کی گئی نیز جماعتوں کو کہا گیا کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی زمینوں کو بھی وقف کریں تا ان کی آمد سے یہ معلمین اپنا گذارہ کر سکیں۔

قرآن کریم کی تعلیم جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک بڑا مقصد ہے۔ دنیا میں ایک مامور کے ذریعہ جو کچھ بھی انوار و برکات و احکام و نواہی نازل کئے جاتے ہیں۔ ان کو خلاصۃً لفظ خیر سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مومنوں سے سوال کیا جاتا ہے کہ اس مامور کی بعثت کے ذریعہ سے تمہارے رب نے کیا نازل کیا؟ مومن جواب دیتے ہیں۔ خیر ہی نازل کی۔

مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ
قَالُوْا خَيْرًا (النحل: ۳۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ خیر ساری کی ساری قرآن میں ہے پس جماعت احمدیہ کے قیام کی علتِ غائی یہی ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلایا جائے اور دلوں پر اس کی حکومت قائم کر دی جائے اور اسی عظیم مقصد کے حصول کے لئے تحریک وقفِ جدید جاری کی گئی ہے

جماعت احمدیہ کے سب افراد کا فرض ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کو عام کرنے کے لئے اس تحریک میں زور شور سے حصہ لیں۔ اس یقین کے ساتھ کہ تمام بھلائیاں اس کام کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اگر ہم نے اپنے بچوں کو قرآن پڑھا دیا تو دین و دنیا کی ساری خیرات کے لئے مہیا کر دی۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے وقفِ جدید کے معلمین بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ اور جماعتوں کی طرف سے ایسے مطالبات مزید معلمین کے لئے آتے رہتے ہیں جنہیں وسائل کی کمی کی وجہ سے دفتر وقف پورا نہیں کر سکتا۔ اس سلسلہ میں انصار اللہ کی ایک ذمہ داری تو بحیثیت فرد جماعت کے ہے کہ وہ حضور مصلح موعودؓ کی اس آخری تحریک پر خود بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور دوسروں کو بھی اس امر کی تحریک کریں اور اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ ان کی مجلس میں کوئی فرد بھی ایسا باقی نہ رہے جس نے اس مبارک تحریک میں حصہ نہ لیا ہو۔ مگر اس تحریک میں انصار کی ذمہ داری دوہری ہے۔ ایک اپنی اور ایک اپنے بچوں کی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی خواہش ہے کہ اس تحریک کا بیشتر حصہ ہمارے اطفال اٹھائیں تا اعتبار پہ یہ امر احمدیت کی قوت قدسیہ و صداقت کا ایک نشان ٹھہرے کہ یہ وہ جماعت ہے جس کے بچے بھی وہ کام کر رہے ہیں جو ہماری تنظیمیں مل کر بھی نہیں کر رہیں اب بچوں کی تربیت کرنا اور انہیں اس جہاد میں شامل کرنا انصار اللہ کی ذمہ داری ہے۔ والدین کا فرض ہے کہ وہ بچوں کو ابتداء سے یہ تلقین کریں کہ تم اسلام کے ننھے منے مجاہد ہو اور اسلام کی روحانی جنگ کا ایک محاذ خلیفۂ وقت نے تمہارے سپرد کیا ہے اگر یہ احساس والدین بچپن سے ہی اپنے بچوں میں قائم کر دیں گے تو جوں جوں یہ بچے بڑے ہوں گے مزید تربیت و تلقین کے نتیجہ میں یہ احساس مزید اجاگر ہوتا چلا جائے گا۔ اور بڑے ہو کر بھی ایسے بچے دین میں مجاہد ثابت ہوں گے۔ کیونکہ حضرت مصلح موعودؓ کو الہاماً بتایا گیا کہ نفوس انسانی کی تربیت صغر سنی میں بہتر ہوتی ہے۔

خلیفۂ وقت کی طرف سے تو یہ حکم ہے کہ ایسے بچوں کی طرف سے بھی چندہ وقف جدید ان کے والدین ادا کریں جو چند گھنٹے پہلے ہی پیدا ہوئے ہوں اس حکم میں ایک عظیم حکمت مضمر ہے چند گھنٹے کی عمر رکھنے والا بچہ تو اس چندہ کی اہمیت کو سمجھ ہی نہیں سکتا اور نہ ہی اسے یہ احساس ہو سکتا ہے کہ اس کی طرف سے دینی جہاد میں حصہ لیا جا رہا ہے۔ مگر اس کے والدین جب خلوص نیت کے ساتھ اپنے نوزائیدہ بچوں کی طرف سے اس جہاد میں حصہ لیتے ہیں تو بچہ اگرچہ اس جہاد کی اہمیت کا احساس نہیں رکھتا مگر والدین کی خلوص نیت اور خیالات و جذبات اس کے شعور لاشعور پر اثر انداز ہو رہے ہوتے ہیں اور لاشعور میں بویا جا رہا یہ بیج مستقبل میں ایک بڑا درخت بن کر نشوونما پکڑ سکتا ہے اسلئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ بچے کے پیدا ہونے پر اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے بچہ اذان کے کلمات کو سمجھ نہیں سکتا۔ مگر اذان دینے والے کے خیالات و جذبات اس پر اثر انداز ہو رہے ہوتے ہیں اور اس طرح ان پاکیزہ خیالات کا بیج بچہ کے لاشعور ذہن میں بویا جا رہا ہوتا ہے جو مستقبل میں تن آور بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

اسی طرح گو ننھے شیرخوار بچے کو شعوری طور پر احساس تو نہیں ہو سکتا کہ میں دین کا مجاہد ہوں۔ مگر والدین کی صدق نیت خلوص اور مجاہدانہ خیالات اور اپنے بچہ کے لئے نیک دعائیں ضرور اسکے لاشعور میں ایک بیج کی طرح داخل ہو جاتی ہیں اور اگر مناسب تدابیر میسر ہوں اور بداثرات سے محفوظ رکھا جائے تو مستقبل میں یہ بیج ایک تن آور درخت بن سکتا ہے۔

لہٰذا بچوں کو مستقبل میں دین کا مجاہد بنانے کے لئے والدین یہ نسخہ بھی آزمائیں کہ اپنے ننھے شیرخوار بچوں کی طرف سے دعائیں کرتے ہوئے اور اپنے دلوں میں بچوں کے نیک اور متقی بننے کی تمنائیں پیدا کرتے ہوئے ان کی طرف سے چندہ وقف جدید باقاعدگی سے ادا کریں۔ ہمارا رب رحیم و شکور ہے وہ ان کی اس صدق نیت کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ اور ان کے بچے انشاء اللہ احمدیت اور اسلام کے جانباز مجاہد ثابت ہوں گے۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔

ایک دفعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ مجھے قرآن کریم سے اس قدر عشق کیوں ہے۔ اس کے الفاظ و سطور محبوب کی زلفوں کی طرح میرے دل کو لبھاتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے یہ اس لئے ہے کہ میں نے ماں کے پیٹ میں قرآن سنا تھا۔ میری ماں ان ایام میں قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتی تھی۔

پس اے جماعت مومنین مندرجہ بالا نسخہ ایک آزمودہ نسخہ ہے۔ اپنے بچوں کو دینی جہاد میں شامل کر دو۔ پہلے دن سے ہی تا اس دن سے لیکر ان کی زندگی کے آخری دن تک ان میں یہ جذبہ جہاد ہمیشہ بیش از بیش ترقی کرتا رہے اور ان کی مجاہدانہ کوششوں سے اسلام اور احمدیت تمام دنیا کے دلوں میں اپنی حکومت قائم کرے۔ آمین ثم آمین۔

وآخر دعوانا ان
الحمد للہ رب
العلمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹیلیویژن

(مکرم سیّد امجد بشیر صاحب انجنیئر انچارج الیکٹرانکس ورکشاپ ربوہ)

ٹیلیویژن کا نام سُنتے ہی ذہن میں اسکے سامانِ تعیش ہونے کا تصوّر اُبھرتا ہے اور بے شک عصرِ حاضر میں انسان اس کو وقت کے ضیاع کے لئے ہی زیادہ استعمال میں لا رہا ہے مگر بذاتِ خود کوئی چیز بُری نہیں صرف اس کا غلط استعمال بُرا ہے۔

ٹیلیویژن کا بنیادی مفہوم ہے ریڈیائی لہروں کے ذریعہ حرکت کرتی ہوئی تصاویر اور آواز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا۔ یہ فاصلہ چاہے ایک میل ہو یا ایک کروڑ میل۔ اس مقصد کے لئے پہلے کسی منظر کے عکس کو برقی لہروں میں تبدیل کر دیا جاتا ہے جنہیں پھر فضا میں نشر کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ان لہروں کے دائرۂ عمل میں جو ٹیلیویژن بھی ہو وہ اپنے عمل سے ان لہروں کو دوبارہ تصویر اور آواز کی شکل دے دیتا ہے۔

تصاویر کو برقی لہروں میں منتقل کرنے کا عمل بڑا دلچسپ اور سادہ ہے۔ جس منظر کو بھیجنا مقصود ہو اس کا عکس ایک حسّاس سطح پر ڈالا جاتا ہے جس کا مشاہدہ منفی برقوں کی ایک رَو سے کیا جاتا ہے جو بالکل اسی طرح حرکت کرتی ہے جس طرح آپ کی نگاہ اِس مضمون کے مطالعے کے وقت کر رہی ہے۔ اِس طرح ایک سیکنڈ کے سینکڑویں حصّے میں وہ پورے عکس کا مشاہدہ کر لیتی ہے اور منظر کے ہر حصّے کے روشن یا تاریک ہونے کے مطابق زیادہ یا کم برقی رَو پیدا کر دیتی ہے۔ یہ رَو ساتھ ہی ساتھ فضا میں نشر ہوتی رہتی ہے۔ ٹیلیویژن میں اسکرین کے پیچھے اسی قسم کی ایک اَور منفی برقوں کی رَو کام کر رہی ہوتی ہے جو برقی لہروں کے کم یا زیادہ ہونے کے لحاظ سے روشن اور تاریک حصّے تعمیر کرتی جاتی ہے اور اتنے ہی کم وقت میں پوری تصویر مکمل کر دیتی ہے۔ ایک سیکنڈ میں اس قسم کی تقریباً پچاس تصاویر دکھائی جاتی ہیں جن کی وجہ سے انسانی نظر کا تسلسل برقرار رہتا ہے اور تصاویر حرکت کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

رنگین ٹیلیویژن میں یہ فرق ہوتا ہے کہ حساس سطح جس پر منظر منعکس کیا جاتا ہے اس کے ذرّات تین رنگوں سے متاثر ہوتے ہیں یعنی سُرخ، سبز اور نیلا۔ باقی سب رنگ انہی تین رنگوں اور سفید رنگ کی آمیزش سے تیار کئے جاتے ہیں۔ یہ سفید رنگ وہی ہے جو کہ اُوپر بیان کیا گیا ہے یعنی تصویر کے روشن یا تاریک حصّے۔ ان تین رنگوں کی برقی لہروں کو بھی مذکورہ بالا لہروں کے ساتھ ہی نشر کر دیا جاتا ہے اور رنگین ٹیلیویژن ان کو وصول کرنے کے بعد تصویر میں رنگ بھر دیتا ہے۔ رنگین ٹیلیویژن میں سُرخ، سبز اور نیلے رنگ کے لئے منفی برقوں کی علیحدہ علیحدہ تین رَو حرکت کرتی ہیں اور اس کے اسکرین کے ذرّات بھی تین رنگوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب سیاہ و سفید ٹیلیویژن کو رنگین بنانا مقصود ہو تو سرکٹ میں اضافے کے علاوہ اسکرین کو بدلنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

ٹیلیویژن کی برقی لہروں کی حرکت کرنے کی رفتار اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ وہ بالکل نظر کی سیدھ میں سفر کرتی ہیں اور اس وجہ سے افق کے پار نہیں پہنچ سکتیں۔ اس کوتاہ بینی کو دُور کرنے کے لئے ٹیلیویژن اسٹیشن سے تقریباً سَو میل کے فاصلے پر اور اُونچے پہاڑوں پر ایسے آلات لگائے جاتے ہیں جو اصل برقی لہروں کو وصول کر کے اور انہیں طاقتور بنا کر دوبارہ نشر کر دیتے ہیں اور اس طرح ٹیلیویژن اسٹیشن کے دائرۂ اثر کو وسیع کر دیتے ہیں۔ اگر ٹیلیویژن اسٹیشن پہاڑی سلسلوں میں گھرا ہوا ہو تو اس کی نشریات وہیں محدود ہو جاتی ہیں اور انہیں باہر لے جانے کے لئے بھی بوسٹر اسٹیشن کی ضرورت پڑتی ہے۔ جس طرح راولپنڈی۔ اسلام آباد ٹیلیویژن کے لئے مری کے بوسٹر اسٹیشن کی ضرورت پڑی۔ اس کے برعکس پہاڑوں کی چوٹیوں پر نصب اسٹیشنوں کی نشریات دُور دُور تک دیکھی جا سکتی ہیں جس طرح مری کی نشریات لاہور میں دیکھی جاتی ہیں۔

ٹیلیویژن کی ایک اَور قسم وہ بھی ہے جس میں برقی تاروں کے ذریعہ لہریں بھیجی جاتی ہیں۔ مادی طور پر ترقی یافتہ ممالک میں بعض ٹیلیویژن کمپنیاں اپنے ناظرین کے لئے خاص پروگرام نشر کرتی ہیں اور ان سے اس کے پیسے وصول کرتی ہیں۔ اگر وہ یہ پروگرام نشر کر دیں تو ہر کوئی انہیں دیکھ سکے گا۔ اِس لئے گھر گھر پروگرام پہنچانے کی غرض سے پورے شہر میں ایسی کمپنیوں کے تار بچھے ہوئے ہوتے ہیں اور بجلی کے کنکشن دینے کی طرز پر لوگوں کو کنکشن دیئے جاتے ہیں۔ اِس قسم کے ٹیلیویژن سسٹم کو کیبل ٹی وی کہا جاتا ہے۔ ایسا ہی ایک اَور سسٹم کلوزڈ سرکٹ ٹیلیویژن ہے جس میں کیمرے اور ٹیلیویژن میں باہم قریبی رابطہ ہوتا ہے۔ اس کو تعلیمی اداروں میں اس لئے استعمال کیا جاتا ہے کہ ایک تجربہ یا ایک آپریشن ہوتے ہوئے کئی طالب علم بیک وقت دیکھ سکیں اور اس کی باریکیوں سے واقف ہو سکیں اس کو بڑی بڑی دکانوں پر اِس لئے لگایا جاتا ہے کہ دکان کے ہر شعبے کی نگرانی کی جاسکے اور کوئی گاہک کوئی چیز اُٹھا کر نہ لے جائے۔ اس کو سڑکوں اور چوراہوں پر لگایا جاتا ہے تاکہ ٹریفک کی نگرانی کی جاسکے اور اسے کنٹرول کیا جاسکے بینکوں میں یہ ٹیلیویژن آنے جانے والوں پر نظر رکھتا ہے اور ڈاکے کی صورت میں واقعاتی ثبوت مہیّا کرتا ہے۔ فیکٹریوں اور اسمبلی پلانٹس میں یہ مختلف شعبہ جات میں کام کی مرحلہ وار نگرانی کا کام کرتا ہے اور ہوائی مستقروں پر جہازوں کی آمد و رفت میں مدد دیتا ہے۔ ایک جدید ترین استعمال اِس ٹیلیویژن کا وہ ہے جس میں ٹیلیفون کے ساتھ بات کرنے والے کی متحرک تصویر بھی نظر آتی ہے اور اِس طرح انسانی رابطہ صرف آواز تک محدود نہیں رہتا۔

اِس کے علاوہ آج کے سائنسی اور خلائی دَور میں ٹیلیویژن سے مفید کام لئے جا رہے ہیں۔ کرۂ ارض کے گرد جو مصنوعی سیّارے گردش کر رہے ہیں ان میں لگے ہوئے ٹیلیویژن لمحہ بہ لمحہ سطحِ ارض کی تصاویر لے کر زمین پر بھیج رہے ہیں جن کی مدد سے نقشے تیار کئے جاتے ہیں اور طوفانوں کی سمت کا اندازہ لگایا جاتا ہے اور موسمی پیشگوئیاں کی جاتی ہیں۔ اور اس کے علاوہ دشمن کی حرکات و سکنات پر نگاہ رکھی جاتی ہے۔ تین مصنوعی سیّارے وہ بھی ہیں جو بالترتیب بحرِ اوقیانوس، بحرِ ہند اور بحرالکاہل کے اوپر معلق ہیں یہ سیّارے دنیا کے ایک حصّے سے ٹیلیویژن کی نشریات وصول کرتے ہیں اور انہیں دوسرے حصّوں تک پہنچاتے ہیں۔ اِس طرح دنیا کے کسی بھی ملک کی نشریات کسی بھی دوسرے ملک میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ ان مواصلاتی سیّاروں کے لئے زمینی اسٹیشنوں کی ضرورت ہوتی ہے جو نشریات وصول کر کے ملک بھر میں پھیلاتے ہیں۔ پاکستان میں اِس قسم کا ایک اسٹیشن کراچی میں نصب کیا گیا ہے جو دنیا کے دوسرے ملکوں سے نشریات وصول کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

سیّاروں سے آگے خلاء میں اور چاند کی سطح پر ٹیلیویژن نے خلاء بازوں کی حرکات اور مشکلات پر نظر رکھ کر اور بیرونی خلاء اور چاند کی سطح کی تصاویر بھیج کر انسانیت کی تاریخ میں ایک بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔

اور اس سے بھی آگے۔ جہاں انسان نے ابھی قدم نہیں رکھا مگر اپنے پاؤں پھیلانے شروع کر دیئے ہیں۔ وہاں بھی اس نے اپنے نعم البدل کے طور پر ٹیلیویژن کو بھیجا ہے۔ ایسی جگہیں جہاں انسان کا جانا خطرے سے خالی نہیں وہاں ٹیلیویژن جا کر بڑی وفاداری سے اس کی جگہ کائنات کا مطالعہ و مشاہدہ کرتا ہے۔ اب تک اِس قسم کے خلائی جہاز مریخ، زہرہ، مشتری اور سورج کی طرف بھیجے جا چکے ہیں اور ابھی ماضی قریب میں امریکہ کی طرف سے جو خلائی جہاز پائینیر ۱۰ نظامِ شمسی سے باہر کی طرف بھیجا گیا تھا وہ پچھلے دنوں کئی ماہ کی مدت میں کئی کروڑ میل کا سفر طے کر کے سیّارہ زحل کے قریب پہنچا جو کہ سورج کے بعد زمین کے قریب سب سے عظیم کرّہ ہے اور خلائی جہاز کے ٹیلیویژن کیمرہ نے اس پُر اسرار عجیب و غریب دُنیا کی بڑی صاف تصاویر واپس زمین تک پہنچائیں۔ یہ خلائی جہاز اب وہاں سے بھی آگے نکل گیا ہے اور انشاء اللہ جہاں تک اس کی طاقت ہے خلاء کی وسعتوں سے انسان کو آگاہ کر کے اس کی خداداد ذہانت کی داد دیتا رہیگا۔

"ہمارے عقائد"

نظارت تعلیم القرآن نے ایک چھوٹا سا ٹریکٹ زیرِ عنوان "ہمارے عقائد" دو سال پیشتر شائع کیا تھا اسکی ضرورت کے پیشِ نظر اسے دوبارہ طبع کروایا گیا اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں احمدی عقائد کا ذکر ہے۔ جو دوست اپنے ہاں اسے دوستوں میں تقسیم کرنے کے لئے طلب فرمانا چاہیں وہ نظارت تعلیم القرآن ربوہ سے مُفت طلب کر سکتے ہیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

(تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان مدّ امداد طلبہ ماہ مارچ ۱۹۷۴ء

جن دوستوں نے مد امداد طلبہ میں عطیہ جات دئیے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ ان احباب کی قربانی کو قبول فرمائے اور اپنے حضور میں انہیں بہترین جزاء بخشے۔

(نگران امداد طلبہ)

مکرم عطاء حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائل پور۔
" چوہدری عبدالواحد صاحب ۔
محترمہ بیگم صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودھا۔
" حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ مدظلہا۔
مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب۔
" عبدالرحمٰن صاحب محاسب جماعت احمدیہ راولپنڈی۔
" خواجہ ظفر احمد صاحب سیکرٹری مال شہر سیالکوٹ۔
" عبدالغفار صاحب " " سرگودھا۔
" نور احمد خاں صاحب " " لاہور۔
" لیفٹیننٹ مبشر احمد صاحب منجانب طاہر احمد صاحب مرحوم
" صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔
" محمد اکرم صاحب سیکرٹری مال نواب شاہ
" حکیم مرغوب اللہ صاحب سیکرٹری مال شیخوپورہ
" چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ۔
" محمد شفیع صاحب ہاشمی۔
" مرزا محمد عثمان صاحب کویت۔
" ملک عبدالرب صاحب ربوہ۔
" ڈاکٹر ایم۔ اے ظفر صاحب۔
" مولوی سلطان محمود انور صاحب۔
" چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔
محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا۔
مکرم عنایت اللہ صاحب بھٹی سیکرٹری مال اوکاڑہ
" عبدالرحیم صاحب سلیم کوئٹہ۔
" صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔
محترمہ مجیدہ بیگم شاہنواز صاحبہ کراچی ۸
مکرم غلام احمد مصطفےٰ صاحب کماسں ضلع لاہور
" سیکرٹری صاحب مال دارالرحمت شرقی ربوہ
" کیپٹن محمد افضل طفیل صاحب سیالکوٹ شہر
محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب باندھی۔
مکرم عبدالمتین صاحب خالد لاہور۔
" مرزا عبدالرحمٰن صاحب محاسب کراچی۔
" سید محمود احمد صاحب محاسب مردان۔
محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔
" عزیزہ بیگم صاحبہ حیدر آباد۔
" ثریا بیگم صاحبہ حیدر آباد منجانب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کاٹھی مرحوم
مکرم شیخ عبداللطیف صاحب اسلام گنج مردان
" چوہدری محمد شریف صاحب ٹیکسلا۔
محترمہ صبیحہ بیگم صاحبہ نیروبی۔
مکرم سلیم اللہ صاحب نوشہرہ چھاؤنی۔
" عبدالخالق صاحب سیکرٹری مال شیخوپورہ۔
" چوہدری غلام رسول صاحب
محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم ڈاکٹر محمد الدین صاحب وہاڑی۔
مکرم محمد امجد علی صاحب راولپنڈی۔
محترمہ عزیزہ نائلہ بنت مکرم چوہدری جلال الدین صاحب وہاڑی۔ ۴

شکریہ احباب و درخواستِ دُعا

میری اہلیہ مرحومہ سلیمہ بیگم صاحبہ کی المناک وفات پر اہلِ ربوہ نے جس پیارے رنگ میں میرے ساتھ اور میرے عزیز و اقارب کے ساتھ ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا ہے ہمارے دل شکر کے جذبات سے لبریز ہیں۔

ربوہ سے باہر کے احباب کی طرف سے بھی بہت سی تاریں اور خطوط موصول ہوئے ہیں اور تاحال ان کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ تمام احباب کے پُرخلوص ہمدردی کے خطوط کا الگ الگ جواب دے رہا ہوں۔ تاہم بذریعہ الفضل تمام احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ رب کریم سب کو جزائے خیر دے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جو کہ بہت خوبیوں کی مالک تھی جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور معصوم بچوں کا خود ہی حامی و ناصر ہو۔

(بشیر احمد امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع بہاولپور۔ ماڈرن سروس اسٹیشن چوک فوارہ بہاولپور)

اعلان دارالقضاء

مکرمہ بشریٰ ناہید صاحبہ بنت میاں محمد اکبر علی صاحب مرحوم ۱۶ نابھہ روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد میاں محمد اکبر علی صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے ترکہ کی مالیت اندازاً مبلغ -/۱۸۸۵۰۰ روپے ہے۔

اور قرض بتفصیل ذیل اندازاً مبلغ -/۲۰۰۰۰ روپے ہے۔

(۱) چوہدری بشیر احمد صاحب داماد مرحوم۔ -/۱۸۰۰۰ روپے ہے۔
(۲) ایک غیر از جماعت دوست ساکن لاہور۔ -/۲۰۰۰ روپے
میزان ۲۰۰۰۰ روپے

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں:۔
(۱) حشمت بی بی صاحبہ بیوہ (۲) مظفر علی صاحب (۳) منور علی صاحب (۴) مبشر علی صاحب پسران (۵) مبارکہ بیگم صاحبہ (۶) امیر بیگم صاحبہ (۷) طاہرہ ناہید صاحبہ (۸) ناصرہ بیگم صاحبہ دختران۔

لہٰذا استدعا ہے کہ مرحوم کی کوٹھی ۱۵/۵ رقبہ دو کنال واقعہ محلہ دارالصدر جس کی اندازاً قیمت مبلغ -/۵۰۰۰۰ روپے ہے۔ فروخت کر کے قرضہ اور حصہ جائیداد نیز والدہ صاحبہ کا بھی حصہ جائیداد ادا کرنے کے بعد بقیہ رقم وارثان میں بحصص شرعیہ تقسیم کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

۴ محترمہ امینہ عنایت صاحبہ کراچی منجانب مکرم کریم احمد صاحب۔
جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں ضلع حیدر آباد۔
مکرم مرزا غلام احمد صاحب۔
" رشید احمد صاحب چغتائی۔
" ناصر احمد صاحب ملہی متعلم جامعہ احمدیہ۔
" حمید احمد صاحب خالد ربوہ۔
" عنایت اللہ صاحب متعلم جامعہ احمدیہ۔
" چوہدری محمد طفیل صاحب شہر سیالکوٹ۔
" مبشر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ۔
" چوہدری غلام احمد صاحب ۴۰ گ۔ب ضلع لائل پور۔
" خلیل احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور۔
" غلام احمد صاحب مربی سلسلہ بہاول پور۔
" قریشی محمد سعید صاحب جامعہ احمدیہ۔
" لطیف احمد صاحب باجوہ۔
" چوہدری مبشر احمد صاحب کراچی ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُمراء، صدر اصحاب اور سیکرٹریانِ مال کی توجّہ کیلئے نہایت ضروری اعلان

لازمی چندہ جات کی تفصیلِ رقوم کے ساتھ ہی بھجوائیں

گذشتہ ایک عرصے سے دیکھنے میں آیا ہے کہ بہت سی جماعتوں کے سیکرٹریانِ مال یا صدر وامراء اصحاب جب چندہ جات کی رقوم بھجواتے ہیں تو اُن کے ساتھ رقم کی مکمل تفصیل نہیں بھجواتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ رقوم کسی معیّن مَد میں شمار نہیں ہوسکتیں بلکہ بلا تفصیل کے کھاتے میں پڑی رہتی ہیں اور مسلسل خط وکتابت کے ذریعے جماعتوں کے عہدیدار اصحاب سے ان کی مَدوار تفصیل منگوانی پڑتی ہے جس سے وقت بھی خرچ ہوتا ہے اور کام کی مقدار بھی بڑھ جاتی ہے۔

لہٰذا عہدیدار اصحاب کی خدمت میں گذارش ہے کہ جب وہ لازمی چندہ جات کی رقوم بذریعہ چیک یا ڈرافٹ یا منی آرڈر بھجوائیں تو ایک علیحدہ چٹھی کے ذریعے یا کوپن پر یہ صراحت بھی فرماویں کہ اتنی رقم حصہ آمد کی ہے اور اتنی رقم چندہ عام یا چندہ جلسہ سالانہ وغیرہ کی ہے اس سے نہ صرف خط وکتابت کی بچت ہوگی بلکہ متعلقہ جماعتوں کو خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے جاری کردہ کوپنوں کے ذریعہ یہ اطمینان بھی حاصل ہوجائے گا کہ اُن کی ارسال کردہ رقوم مناسب مدّات میں داخل کردی گئی ہیں۔

تفصیل نہ آنے کی صورت میں ایسی رقوم آمد میں شمار نہیں کی جائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواستِ دُعا

میرے ابّاجان قریشی عبدالرشید صاحب ایڈووکیٹ (سابق وکیل المال تحریکِ جدید) پہلے میو ہسپتال میں زیرِ علاج رہے ہیں لیکن کوئی فرق نہیں پڑا۔ اب ایک پرائیویٹ ہسپتال میں داخل ہیں۔ ڈاکٹروں نے دائیں پاؤں کا انگوٹھا کاٹنے کے لئے کہا ہے جس کا آپریشن دو تین روز تک ہوگا۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپریشن کامیاب ہو اور وہ ابّاجان کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالبصیر قریشی ۱۳۴۔اے "دارالحمد" نیو مسلم ٹاؤن لاہور)

شادی کی مُبارک تقریب

لاہور — بتاریخ ۷ راپریل ۱۹۷۴ء بروز اتوار مکرم شاہد احمد صاحب (ابن محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے (کینٹب) آف منسٹری آف پروڈکشن اور عزیزہ آصفہ سلمہا بنت محترم عطاء الرحمٰن غنی صاحب کی تقریبِ شادی عمل میں آئی۔ رخصتی کے موقع پر محترم جناب چوہدری اسداللہ خان صاحب بار ایٹ لاء امیر جماعتِ احمدیہ لاہور نے دعا کرائی۔ ان کا نکاح محترم چوہدری صاحب موصوف نے ۲۶ راکتوبر ۱۹۷۳ء کو ۱۵ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔

عزیز شاہد احمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی حضرت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحبؓ آف امرتسر کے پوتے ہیں اور عزیزہ آصفہ سلمہا حضور علیہ السلام کے مخلص صحابی حضرت ڈاکٹر اقبال علی غنی صاحبؓ کی پوتی اور حضورؑ کے ایک اور مخلص صحابی حضرت ڈپٹی محمد شریف صاحب ربوہ کی نواسی ہیں۔

شادی سے اگلے روز (۸ راپریل ۱۹۷۴ء کو) ۸ بجے شام محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب نے اپنی کوٹھی (۱۴۔ایس، گلبرگ ۲ لاہور) میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں خاندان حضرت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ کے افراد کے علاوہ بعض احبابِ جماعت، ماہرینِ تعلیم اور شاہد احمد صاحب کے دوستوں نے شرکت کی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی ودنیوی لحاظ سے خیر وبرکت کا موجب بنائے اور دونوں کو اپنے حفظ وامان کے سائے میں کامیابیوں اور خوشیوں سے بھرپور ومعمور زندگی بسر کرنے کی سعادت سے نوازے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضلِ عمر رضی اللہ عنہ کے فرمودہ مطالباتِ تحریکِ جدید

"(۱) سادہ زندگی بسر کریں۔ (۲) امانت فنڈ تحریکِ جدید میں روپیہ جمع کروائیں (۳) دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب تیار کریں (۴) تبلیغ ممالکِ بیرون میں حصہ لیں۔ (۵) سکیم خاص تبلیغی میں مالی لحاظ سے حصّہ لیں (۶) تبلیغی سروے میں حصّہ لیں (۷) وقف رخصت موسمی میں حصّہ لیں (۸) وقف زندگی۔ نوجوان خدمتِ دین کے لئے زندگیاں وقف کریں (۹) رخصت کے ایّام خدمتِ دین کے لئے وقف کریں (۱۰) صاحبِ پوزیشن مختلف جلسوں میں لیکچر دیں (۱۱) کم از کم پچیس (۲۵) لاکھ کا ایک مستقل ریزرو فنڈ قائم کریں (۱۲) پنشنر اصحاب اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے پیش کریں (۱۳) طلباء کو تعلیم وتربیت کے لئے مرکزِ سلسلہ میں بھیجیں (۱۴) صاحبِ حیثیت لوگ اپنے بچّوں کے مستقبل کے بارے میں مشورہ طلب کریں۔ (۱۵) بیکار دُنیا میں نکل جائیں۔ خود کمائیں اور کھائیں اور تبلیغِ احمدیت بھی کرتے پھریں (۱۶) اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں (۱۷) جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کرلیں (۱۸) مرکزِ سلسلہ میں مکان بنوائیں یہ دُنیا نہیں بلکہ دین ہے (۱۹) مقاصد تحریکِ جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں (۲۰) تمدّنِ اسلامی کا قیام کریں (۲۱) قومی دیانت کا قیام کریں (۲۲) عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔ (۲۳) راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں (۲۴) احمدیہ دارالقضاء کا قیام کریں اور اسکے فیصلوں کی پابندی کریں، (۲۵) اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں (۲۶) وقف جائداد وآمد میں حصہ لیں (۲۷) "حلف الفضول" کی قسم کا معاہدہ کریں کہ ہم امانت، عدل وانصاف کو قائم کریں گے۔"

(کتاب مطالبات تحریکِ جدید ایڈیشن ۴ دسمبر ۱۹۴۶ء)

اُمید ہے جماعت کا ہر فرد حضورؓ کے اِن مطالبات کو پورا کرنے کی کوشش کرے گا۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

کُل ربوہ انعامی تقریری مقابلہ

مجلس خدام الاحمدیہ دارالنصر وسطی کے زیرِ اہتمام مورخہ ۲۵ راپریل ۱۹۷۴ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد دارالنصر وسطی میں ایک انعامی تقریری مقابلہ منعقد ہو رہا ہے عناوین مندرجہ ذیل ہوں گے:۔

(۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا کوئی ایک پہلو (۲) برکاتِ خلافت (۳) اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور ہم (۴) وطن کی محبّت ہے ایمان ہمارا (۵) راہِ مولیٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں۔

ربوہ کے تمام مقررین سے شرکت کی درخواست ہے۔

(ناصر احمد خالد سیکرٹری بزمِ حُسنِ بیان دارالنصر وسطی۔ ربوہ)

مقابلہ نعت خوانی

مجلس خدام الاحمدیہ قیادتِ دارالذکر لاہور کے شعبہ تعلیم کے زیرِ اہتمام مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں مورخہ ۲۱ راپریل ۱۹۷۴ء بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح نعت خوانی کا ایک دلچسپ مقابلہ ہوگا جس کی صدارت جناب ثاقب زیروی صاحب مدیر "لاہور" فرمائیں گے۔ احبابِ جماعت سے خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے شرکت کی درخواست ہے۔

ناظم تعلیم

مجلسِ خدام الاحمدیہ قیادت دارالذکر لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴